لیبارٹری میں سونے کا ٹیسٹ کرنے کے بعد خریداری کی مختلف صورتوں کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: JTL-1017 تاریخ: 05-06-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین ان مسائل کے بارے میں کہ

(1) میں سنار مارکیٹ میں سونا ٹیسٹ کرنے والی لیبارٹری میں کام کرتا ہوں۔ جہاں دُکاندار اپنا کھوٹ ملا سونے کا زیور لاتے ہیں، اس میں اگرچہ سونا غالب اور کھوٹ کم مقدار میں ہوتی ہے، لیکن تناسب معلوم نہیں ہوتا۔ لیبارٹری میں ٹیسٹ کے بعد ان کو بتا دیا جاتا ہے کہ اس میں کھوٹ اتنی ہے اور خالص سونا اتنا ہے۔ پھر اگر وہ گاہک کھوٹ والا سونا ہمیں دے کر خالص سونا لینا چاہے، تو اس کا دیا ہوا کھوٹ والا سونا ہم رکھ لیتے ہیں اور انہیں 24 کیرٹ کا خالص سونا اپنے پاس سے دے دیتے ہیں، لیکن جو خالص سونا ہم اسے دیتے ہیں، یہ ان کے لائے ہوئے سونے کے وزن کے برابر نہیں ہوتا، بلکہ کھوٹ کو مائنس کرنے کے بعد جتنا خالص سونا نکلتا ہے، اتنا ان کو دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً: اگر کسی شخص نے 12 گرام کھوٹ والا سونا لا کر ہمیں دیا اور ہم نے ٹیسٹ کر کے معلوم کیا کہ اس میں خالص سونا 10 گرام 520 ملی گرام ہے۔ تو پھر باہم رضا مندی سے ہم اس کو 12 گرام کھوٹ والے سونے کے بدلے خالص سونا 10 گرام 520 ملی گرام دے دیتے ہیں۔ کیا ہمارا اس طرح کرنا، جائز ہے؟

(2) جب ہم گاہک کی رضامندی کے بعد ان کو خالص سونا دیتے ہیں، تو اس کے ساتھ ہم سونا صاف کرنے کی فیس بھی لیتے ہیں۔ فرض کریں: اگر ایک گرام سونا صاف کرنے کی فیس 200 روپے ہے، تو 12 گرام کھوٹ والے سونے کے بدلے ہم خالص سونا 10 گرام 520 ملی گرام دیں گے اور اس گاہک سے 2400 روپے فیس بھی وصول کریں گے۔ کیا یہ بات درست ہے؟ اگر جائز نہیں، تو اس کا درست طریقہ کیا ہے؟

(3) تیسرا سوال اس میں یہ ہے کہ کھوٹ کے علاوہ خالص سونے کا وزن اگر 10 گرام 524 ملی گرام (یا 523 یا

522 یا 521 ملی گرام) بنتا ہے۔ تو ہم اسے 10 گرام 520 ملی گرام ادا کرتے ہیں اور اگر خالص سونے کا وزن 10 گرام 526 ملی گرام (یا 527 یا 528 یا 529 ملی گرام) بنتا ہے، تو ہم اسے 10 گرام 530 گرام ادا کرتے ہیں۔ یہ طریقہ پوری مارکیٹ میں رائج ہے اور سب دکانداروں کو معلوم ہے اور یہ جو چند ملی گرام کا فرق ہوتا ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا، کیونکہ اس کی رقم بہت معمولی بنتی ہے۔ اور ایسا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جس الیکٹرک ترازو سے سونا وزن کیا جاتا ہے، وہ 10 ملی گرام سے کم وزن نہیں دکھاتا، اس لیے ادائیگی کے وقت کچھ ملی گرام کم کر کے یا زیادہ کر کے 10 کا ہندسہ مکمل لیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) پہلے سوال کا جواب:

سونے کی خرید و فروخت کا جو طریقہ سوال میں بیان کیا گیا کہ لیبارٹری والے گاہک کا لایا ہوا زیادہ وزن کا کھوٹ ملا سونا رکھ کر اس کے بدلے کم وزن کا خالص سونا دیتے ہیں، یہ طریقہ خالص سود، حرام حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا فرض ہے۔ احادیث مبارکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس سے بالکل واضح انداز سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ سونے کو جب سونے کے بدلے فروخت کرو، تو دونوں طرف سونا برابر، برابر ہونا چاہیے اور تبادلہ ہاتھوں ہاتھ ہونا چاہیے۔

یہ بھی واضح رہے کہ جب سونا سونے کے بدلے بیچیں گے، تو اگرچہ ایک طرف والا سونا کم کوالٹی کا ہے (یعنی اس میں کھوٹ زیادہ ہے) اور دوسری طرف اعلی کوالٹی کا ہے (یعنی اس میں کھوٹ کم ہے) تب بھی دونوں طرف وزن کے اعتبار سے برابری ہونا ضروری ہے کہ جن اشیاء میں سود متحقق ہوتا ہے، ان کو اگر اپنی ہی جنس کے بدلے بیچا جائے، تو کوالٹی اور قیمت کا اعتبار نہیں ہے، وزن کر کے برابری کرنا ضروری ہے، یہی شریعت کا حکم ہے اور مسلمان اسی پر عمل کرنے کا پابند ہے، چاہے حکمت سمجھ آئے یا نہ آئے۔

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "الذھب بالذھب، والفضۃ بالفضۃ، والبر بالبر، والشعیر بالشعیر، والتمر بالتمر، والملح بالملح، مثلا بمثل، یدا بید، فمن زاد، أو استزاد، فقد أربى، الآخذ والمعطي فيه سواء" ترجمہ: سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض، گندم گندم کے عوض، جَو جَو کے عوض اور چھوہارے چھوہاروں کے عوض اور نمک نمک کے عوض برابر، برابر ہاتھ

بہ ہاتھ بیچو۔ جو زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سود کا کاروبار کیا، لینے والا، دینے والا اس میں برابر ہے۔
(الصحیح لمسلم، جلد3، صفحہ 1211، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "لا تبيعوا الذهب بالذهب، إلا مثلا بمثل، ولا تشفوا بعضها على بعض "ترجمہ: سونا سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر، برابر۔ اور بعض کی بعض پر زیادتی نہ کرو۔ (الصحیح لمسلم، جلد3، صفحہ 1208، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

مصنف عبد الرزاق اور السنن الکبری للبیہقی وغیرہ میں ہے کہ حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کیا: "اے امیر المؤمنین! میں سونے کے زیورات بناتا ہوں، اور پھر اس زیور کو اتنے ہی وزن کے سونے کے بدلے فروخت کر دیتا ہوں اور زیور میں کیے ہوئے کام کی مزدوری بھی لیتا ہوں، (تو کیا یہ درست ہے ؟)" اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: "لا تبع الذهب بالذهب إلا وزنا بوزن، والفضة بالفضة، إلا وزنا بوزن، ولا تأخذ فضلا "ترجمہ: تم سونا سونے کے بدلے نہ بیچو، مگر برابر وزن میں اور چاندی چاندی کے بدلے نہ بیچو، مگر برابر وزن میں، اور اس پر کسی قسم کا اضافہ نہ لو۔
(مصنف عبد الرزاق الصنعاني، جلد8، صفحہ 125، المجلس العلمي، الهند)

ہدایہ میں ہے: "(فإن باع فضة بفضة أو ذهبا بذهب لا يجوز إلا مثلا بمثل وإن اختلفا في الجودة والصياغة) لقوله عليه الصلاة والسلام «الذهب بالذهب مثلا بمثل وزنا بوزن يدا بيد والفضل ربا» الحديث "ترجمہ: پس اگر چاندی چاندی کے بدلے بیچی یا سونا سونے کے بدلے، تو یہ جائز نہیں، مگر یہ کہ برابر برابر ہو تو جائز ہے، اگرچہ ان دونوں کی کوالٹی اور بناوٹ میں فرق ہو، اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ: "سونا سونے کے بدلے برابر برابر، ہم مثل اور ہم وزن ہو، اور (کسی بھی طرف) اضافہ کرنا یہ سود ہے۔" الحدیث۔
(الهدايه، باب الصرف، جلد3، صفحہ 81، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

بہار شریعت میں ہے: "چاندی کی چاندی سے یا سونے کی سونے سے بیع ہوئی یعنی دونوں طرف ایک ہی جنس ہے، تو شرط یہ ہے کہ دونوں وزن میں برابر ہوں اور اُسی مجلس میں دست بدست قبضہ ہو۔۔۔ اتحادِ جنس کی صورت میں کھرے کھوٹے ہونے کا کچھ لحاظ نہ ہو گا یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ جدھر کھرا مال ہے اُدھر کم ہو اور جدھر کھوٹا ہو زیادہ ہو کہ اس صورت میں بھی کمی بیشی سود ہے۔" (بہار شریعت، جلد2، صفحہ 821، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(2)دوسرے سوال کا جواب:

آپ چونکہ گاہک کا لایا ہوا سونا صاف کر کے اس کو نہیں دیتے، بلکہ اس کا کھوٹ والا سونا اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور اپنے پاس سے خالص سونا اس کو دے دیتے ہیں، اس لیے یہاں آپ نے گاہک کے لیے سونے کی صفائی کا عمل کیا ہی نہیں، بلکہ آپ نے کھوٹ والے سونے کے بدلے اپنا خالص سونا بیچا ہے۔ لہذا آپ سونے کی صفائی کے نام پر کسی قسم کی فیس لینے کے مستحق نہیں ہیں۔ اور یہ فیس کے نام پر جو رقم لیں گے یہ بھی دراصل اس خرید و فروخت کا حصہ کہلائے گی۔ یعنی اس کو یوں شمار کیا جائے گا کہ گاہک نے آپ کو 12 گرام کھوٹ والا سونا اور ساتھ میں 2400 روپے دیئے جس کے بدلے میں آپ نے اس کو خالص سونا 10 گرام 520 ملی گرام دے دیا۔ اگر آپ یہ فیس کے نام پر 2400 نہ بھی لیتے، تو دوسری طرف سونا پھر بھی زیادہ تھا، لیکن مزید فیس کے نام پر آپ نے جو رقم لی اس سے تو دوسری طرف اور بھی اضافہ ہو گیا۔ اور یہ معاہدہ ناجائز و حرام ہی رہا، بلکہ اس فیس نے گناہ بڑھا دیا۔

مذکورہ بالا تجارت کے درست و جائز طریقے:

لیبارٹری والے اگر درست طریقے سے یہ کام کرنا چاہیں، تو ہم یہاں ذیل میں اس کے دو آسان طریقے بیان کرتے ہیں:

پہلا درست طریقہ:

ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ سونا ٹیسٹ کرنے کا عمل تو مقررہ فیس کے بدلے کر لیں۔ اس کے بعد پھر اگر گاہک ملاوٹ والے سونے کے بدلے خالص سونا لینا چاہے، تو اس کے لیے دو معاہدے (deals) کریں۔ اور فرض کریں کہ ملاوٹ والے 12 گرام سونے میں سے جو خالص سونا نکلا اس کی قیمت ڈیڑھ لاکھ بن رہی ہے، تو اب لیبارٹری والے اور گاہک درج ذیل دو معاہدے کریں۔

(۱) پہلے لیبارٹری والے ملاوٹ والا سونا گاہک سے کرنسی کے بدلے خرید لیں، مثلاً: ملاوٹ والا 12 گرام سونا ڈیڑھ لاکھ روپے کا خرید لیا۔ اب سونا لیبارٹری والوں کی مِلک میں آ گیا اور ان کے ذمہ گاہک کے ڈیڑھ لاکھ روپے ادا کرنا لازم ہو گیا۔

(۲) پھر دوسرا معاہدہ کریں کہ گاہک کہے آپ مجھے ڈیڑھ لاکھ دینے کے بجائے ڈیڑھ لاکھ کا خالص سونا دے دیں۔ اور لیبارٹری والے ڈیڑھ لاکھ کے بدلے جتنا خالص سونا آتا ہے، اتنا اس کے حوالے کر دیں۔

(**نوٹ:** یہ واضح رہے کہ یہ دوسری ڈیل جس مجلس میں ہو اسی مجلس میں خالص سونا مکمل طور پر اس گاہک کے حوالے کر دیں۔ ادھار نہ کریں، کیونکہ ادھار کریں گے، تو دوطرفہ دَین (ادھار) کا معاملہ ہو جائے گا، جسے شریعت میں بیع الکالی بالکالی کہا جاتا ہے اور یہ حرام ہے۔)

یہ طریقہ درج ذیل احادیث سے مستفاد ہے:

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس برنی کھجوریں لائے۔ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ تم کہاں سے لائے ہو؟ بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی: ہمارے پاس ردی قسم کی کھجوریں تھیں، ہم نے اس کے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا۔ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:" أوه أوه، عين الربا عين الربا، لا تفعل، ولكن إذا أردت أن تشتري فبع التمر ببيع آخر، ثم اشتره "ترجمہ: اف خاص ربا ہے، خاص ربا ہے؛ ایسا نہ کرو۔ جب ان کو خریدنا چاہو، تو اپنے چھوہاروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اس چیز کے بدلے ان کو خرید لو۔ (صحيح البخاري، جلد3، صفحه102، دار طوق النجاة، بیروت)

امام سرخسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مبسوط میں اور علامہ بابرتی عنایہ میں لکھتے ہیں، واللفظ للاول:" وعن أبي جبلة قال سألت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما فقلت: إنا نقدم أرض الشام ومعنا الورق الثقال النافقة، وعندهم الورق الخفاف الكاسدة أفنبتاع ورقهم العشرة بتسعة ونصف؟فقال: لا تفعل، ولكن بع ورقك بذهب، واشتر ورقهم بالذهب، ولا تفارقه حتى تستوفي، وإن وثب من سطح فثب معه "ترجمہ: ابو جبلہ سے مروی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: ہم ملک شام میں جاتے ہیں اور ہمارے پاس رائج وزنی چاندی کے سکے ہوتے ہیں اور ان کے پاس غیر رائج ہلکے چاندی کے سکے ہوتے ہیں، کیا ہم ان کے دس چاندی کے سکوں کو اپنے ساڑھے نو چاندی کے سکوں کے بدلے میں خرید سکتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو، بلکہ اپنے چاندی کے سکوں کو سونے کے بدلے میں بیچ دو اور ان کے چاندی کے سکوں کو سونے کے بدلے میں خرید لو اور جدا ہونے سے پہلے ادائیگی کر دو اور اگر وہ زمین سے اٹھے، تو تم بھی اس کے ساتھ اٹھ جاؤ۔

(المبسوط سرخسی، جلد14، صفحه4، دار المعرفه، بیروت)(عنایه شرح هدایه، جلد7، صفحه137، دار الفکر، بیروت)

دوسرا طریقہ:

دوسرا آسان طریقہ یہ ہے کہ لیبارٹری والے چونکہ زیادہ وزن کا کھوٹ والا سونا لے کر کم وزن کا خالص سونا دیتے

ہیں، تو وہ ڈیل یوں کریں کہ جس طرف کم وزن کا خالص سونا ہے، اس طرف سونے کے ساتھ کچھ رقم (یا کوئی اور چیز) ملا کر پھر اس رقم اور خالص سونے کے بدلے کھوٹ والا سونا خرید لیں۔

مثلاً 12 گرام کھوٹ والے سونے کے بدلے خالص سونا 10 گرام 520 ملی گرام دینا ہے۔ تو لیبارٹری والے گاہک سے ڈیل یوں کریں کہ ہم 10 گرام 520 ملی گرام خالص سونا اور ایک سو روپے کے بدلے میں آپ سے 12 گرام کھوٹ والا سونا خریدتے ہیں، جسے گاہک قبول کرلے اور پھر اسی مجلس میں دونوں ایک دوسرے کی چیز پر قبضہ کرلیں۔ یوں یہ معاہدہ حلال طریقے سے مکمل ہو جائے گا۔

اس ڈیل میں 10 گرام 520 ملی گرام خالص سونا دوسری طرف کے اتنے ہی سونے کے بدلے ہو جائے گا اور سو روپے جو خالص سونے کے ساتھ دیئے وہ دوسری طرف کے بقیہ سونے کے بدلے ہو جائیں گے۔ اور بغیر سود میں پڑے مقصود حاصل ہو جائے گا۔

نوٹ: اس مثال میں جو سو روپے کا ذکر کیا یہ فقط مثال ہے، رقم کم یا زیادہ بھی ہو سکتی ہے اور رقم کے علاوہ کوئی چیز مثلاً قلم یا کتاب وغیرہ بھی خالص سونے کے ساتھ دی جا سکتی ہے۔

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: ”ولو تبایعا فضة بفضة أو ذهبا بذهب وأحدهما أقل ومع أقلهما شيء آخر تبلغ قيمته باقي الفضة جاز البيع من غير كراهية، وإن لم تبلغ فمع الكراهة“ ترجمہ: اگر فریقین نے چاندی کو چاندی کے بدلے میں یا سونے کو سونے کے بدلے میں بیچا اور دونوں میں کوئی ایک کم ہو اور اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی ہو جو کہ باقی چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے، تو یہ بیع بلا کراہت جائز ہے اور اگر چاندی کی قیمت کو نہ پہنچے تو کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ (ھدایہ، کتاب البیوع، جلد 3، صفحہ 83، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس مسئلے کے بارے میں لکھتے ہیں: ”ان الكراهة فيما اذا لم يبلغ المضموم قيمة الفضل انما اثرت عن محمد اما الامام الاعظم والهمام الاقدم وصاحب المذهب الاكرم رضى الله تعالىٰ عنه فد نص على عدم الكراهة فيه قال فى الفتح بعد ذكر المسألة قيل لمحمد كيف تجده فى قلبك قال مثل الجبل ولم ترو الكراهة عن ابى حنيفة بل صرح فى الايضاح انه لا باس به عند ابى حنيفة اه وسيأتى فى مثله عن البحر عن القنية عن البقالى ان عدم الكراهة هو مذهب ابى حنيفة وابى يوسف معا رضى الله تعالىٰ عنهما وفى الهندية قبيل الكفالة عن محيط

السرخسی عن محمد رحمہ اللہ تعالٰی انه قال لو باع الدرهم بالدرهم وفی احدهما فضل من حیث الوزن وفی الاٰخر فلوس جاز ولکن اکرهه لان الناس یعتادون التعامل بمثل هذا ویستعملونه فیما لا یجوز، وقال ابوحنیفة رحمہ اللہ تعالٰی لا باس به لانه امکن تصحیحه بان یجعل الفضل بازاء الفلوس وبالجملة النقل عن الامام فاش مستفیض و معلوم ان العمل والفتوی علی قول الامام علی الاطلاق الا لضرورة کتعامل بخلافه ونحوه وقد فصلناه فی کتاب النکاح من العطایا النبویة بما لا مزید علیه، واما رابعا وهو الطراز المعلم فلان الحق ان هذه الکراهة لیست الا کراهة تنزیه الخ"

ترجمہ: جس حالت میں کم کے ساتھ ملائی ہوئی چیز کی قیمت، مقدار زیادت کو نہ پہنچے حکم کراہت صرف امام محمد سے مروی ہے اور امام اعظم ہمام اقدم صاحب مذہب اکرم رضی اللہ تعالی عنہ نے تصریح فرمائی کہ اس میں کچھ کراہت نہیں، فتح القدیر میں اس مسئلہ کو ذکر کرکے فرمایا امام محمد سے عرض کی گئی کہ اس کو آپ اپنے نزدیک کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا پہاڑ کی طرح گراں، اور امام اعظم سے کراہت مروی نہیں بلکہ ایضاح میں تصریح فرمائی کہ اس میں امام اعظم کے نزدیک کچھ حرج نہیں انتہی۔ اور اس صورت کے مثل میں عنقریب بحر سے بحوالہ قنیہ آتا ہے کہ امام بقالی نے فرمایا کہ اس میں کراہت نہ ہونا امام اعظم اور امام ابویوسف رضی اللہ تعالی عنہما دونوں کا مذہب ہے اور فتاوی عالمگیری میں کفالت سے کچھ پہلے بحوالہ محیط امام سرخسی امام محمد سے ہے کہ اگر ایک روپیہ ایک روپیہ کو بیچا اور ایک وزن میں زیادہ ہے اور کم وزن والے کے ساتھ کچھ پیسے ہیں، تو جائز ہے، مگر میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں کہ لوگ اس قسم کے معاملے کے عادی ہوجائیں گے، پھر ناجائز جگہ بھی یہ کارروائی کرنے لگیں گے اور امام اعظم نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں اور اس واسطے کہ اسے یوں صحیح ٹھہرانا، ممکن ہے کہ وہ زیادتی پیسوں کے مقابل ہوجائے، بالجملہ امام سے یہ روایت مشہور و معروف ہے اور معلوم ہے کہ عمل و فتوی ہمیشہ قول امام پر ہے، مگر کسی ضرورت سے جیسے کہ عمل درآمد مسلمانوں کا اس کے خلاف پر ہوگیا ہو، اور ایسی ہی بات ہم نے العطایا النبویہ کی کتاب النکاح میں ایسی مفصل بیان کی ہے جس سے زیادہ کوئی بیان نہیں۔ رابعاً: اور وہی سب سے زیادہ چمکتی بات ہے، حق یہ کہ کراہت صرف کراہت تنزیہی ہے۔ (ت)" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 454، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

لیبارٹری والے اور گاہک اگر مذکورہ بالا طریقے سے معاہدہ کرلیں گے، تو ان کا مقصود بھی پورا ہوجائے گا اور جب

وہ سود سے بچ کر حلال طریقے سے تجارت کریں گے، اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کی امید بھی بہت زیادہ ہے۔

(3) تیسرے سوال کا جواب:

خالص سونے کا وزن اگر 10 گرام 524 ملی گرام بنا، لیکن آپ نے گاہک کو 10 گرام 520 ملی گرام دیا 526 ملی گرام بننے پر 530 ملی گرام دیا، تو یہ معاملہ چونکہ مارکیٹ میں معروف ہے اور گاہک کو بھی پتا ہوتا ہے اور اس قدر معمولی تفاوت پر کوئی اعتراض بھی نہیں کرتا، تو اس کو دھوکا وغیرہ کے زمرے میں تو نہیں لایا جائے گا، جیسا کہ امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن مصنوعی گھی بیچنے کے متعلق لکھتے ہیں: "۔۔۔ جب خریداروں پر اس کی حالت مکشوف ہو اور فریب و مغالطہ راہ نہ پائے، تو اس کی تجارت جائز ہے۔۔۔ بالجملہ: مدار کا ظہور امر پر ہے، خواہ خود ظاہر ہو۔۔۔ یا بجہت عرف و اشتہار مشتری پر واضح ہو۔۔۔ خواہ یہ خود حالت واقعی تمام و کمال بیان کرے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 150، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

لیکن اس کے باوجود یہ معاملہ تو حرام ہی رہے گا، کیونکہ آپ کھوٹ والے زیادہ سونے کے بدلے خالص سونا کم وزن میں ہی دیتے ہیں اور چند ملی گرام کم یا زیادہ کرنے سے دونوں طرف سونا برابر نہیں ہوتا، حالانکہ دونوں طرف برابر ہونا ہی شریعت کو مطلوب ہے۔ اور اس تجارت کو جائز طریقے سے کرنا چاہیں، تو اس کے حل وہی ہیں، جو ہم نے اوپر تفصیل سے بیان کیے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

15 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ/05 جون 2023ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے